بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یوم۔ ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ربوہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۷ محرم ۱۳۸۹ھ | ۵ شہادت ۱۳۴۸ ہش | ۵ اپریل ۱۹۶۹ء | نمبر ۷۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور روزہ کے برکات ملتے ہیں اور اسی دنیا میں ملتے ہیں

لیکن ان عبادات کو اس مقام تک پہنچانا چاہیئے جہاں یہ ثمر ثمرات ہوتی ہیں

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز روزہ کی وجہ سے برکات حاصل نہیں ہوتے وہ غلط کہتے ہیں۔ نماز اور روزہ کے برکات اور ثمرات ملتے ہیں اور اسی دُنیا میں ملتے ہیں۔ لیکن نماز روزہ اور دوسری عبادات کو اس مقام اور جگہ تک پہنچانا چاہیئے۔ جہاں وہ برکات دیتے ہیں۔ صحابہؓ کا سا رنگ پیدا کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کرو۔ پھر معلوم ہوگا کہ کیا کیا برکات ملتے ہیں۔

مَیں صاف صاف کہتا ہوں کہ صحابہؓ میں ایسا ایمان تھا جو تم میں نہیں۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کے لئے اپنا فیصلہ کرلیا تھا۔ ایسے لوگ قبل از موت مرجاتے ہیں اور قبل اس کے کہ قربانی دیں وہ سمجھتے ہیں کہ دے چکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کیا ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا درجہ نماز روزہ صدقات اور خیرات کی وجہ سے ہے؟ نہیں بلکہ اس چیز کے ساتھ اس کا درجہ بڑا ہے جو اس کے دل میں ہے حقیقت میں وہی بات ہے، جو ان اعمال کا بھی موجب اور باعث ہوتی ہے۔ جس قدر لوگ اہل اللہ گزرے ہیں ان کے مدارج نرے ان اعمال کی وجہ سے نہیں ہیں ان اعمال میں اور بھی شریک ہیں۔ مسجدیں بھری پڑی ہیں۔ ان لوگوں کی زندگی سفلی ہوتی ہے۔ یہ دنیا اور اس کی زندگیوں کو چھوڑ کر الگ نہیں ہوتے۔ ان کے اعمال میں زندگی کی رُوح نہیں ہوتی۔ لیکن جب انسان اس سفلی زندگی سے نکل آتا ہے تو اس کے اعمال میں اخلاص ہوتا ہے۔ وہ ہر قسم کی ناپاکیوں سے الگ ہوجاتا ہے۔ پھر اسے وہ قوت اور طاقت ملتی ہے کہ وہ شئی اور امانت اللہ جس کو اٹھانا مشکل ہے وہ اٹھا لیتا ہے جس کی اطلاع فرشتوں کو بھی نہیں ہوتی وہ بھی یہی نماز روزہ کرتے ہیں اور دنیا بھی یہی کرتی ہے۔ مگر ان کی نماز اور دنیاداروں کی نماز میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۸۳ و ۳۸۴)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۴ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ پہلے کی نسبت تو افاقہ ہے لیکن ٹائیفائڈ کے احتیاطی ٹیکہ کا اثر ابھی چل رہا ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۴ شہادت۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت بھی ٹائیفائڈ کے احتیاطی ٹیکہ کی وجہ سے تا حال ناساز ہے، اگرچہ پہلے کی نسبت افاقہ ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• ربوہ ۴ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

-• ربوہ ۴ شہادت۔ حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بے چینی کی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔ گزشتہ رات نیند نہیں آسکی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• میرے بیٹے عزیز ظہیر احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کا نکاح میری بھتیجی عزیزہ انیسہ شاہدہ سلمہا بنت برادرم مکرم میاں بشیر احمد صاحب پاسپورٹ آفیسر کوئٹہ کے ہمراہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ چار ہزار روپے مہر پر ۱۰ فروری ۱۹۶۹ء کو مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیزم ظہیر احمد سلمہ آجکل ایڈنبرا (برطانیہ) میں چارٹرڈ اکاؤنٹنسی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ میں تمام بزرگوں کی خدمت میں اور خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین

خاکسارہ شمیم اختر الٰہیہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مرحوم

اعلانِ تعطیل

۵ شہادت (مطابق ۵ اپریل ۱۹۶۹ء) کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۶ شہادت (اپریل) کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر الفضل)

مسعود احمد پیشہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۵ شہادت ۱۳۴۸ ہش

دُعا کیا ہے؟

(۲)

بعض لوگوں نے ظاہر پرستی کے زیرِ اثر قدرت کے مظاہر ہی کو ان عوامل کا منبع خیال کر لیا اور وہ ان سے استمداد کرنے لگے۔ اس طرح ان لوگوں کے نزدیک ایک ہستی کی بجائے مختلف ہستیاں متعیّن ہو گئیں جو اپنے ظاہری اثرات کی وجہ سے انسانی عبودیّت کا مرکز بن گئیں۔ مثلاً جب بارش نہ ہوتی تو لوگوں نے یہ خیال کیا کہ کوئی دیوتا ہے جو بارش پر اقتدار رکھتا ہے جب چاہتا ہے بارش کرتا ہے اور جب چاہتا روک لیتا ہے۔ اس طرح بادل کا دیوتا متعیّن ہو گیا جس کو ہندو اِندر دیوتا کہتے ہیں۔ اس طرح ہندوؤں میں ۳۳ کروڑ دیوتا نمودار ہو گئے۔ ہر بات کے لئے ایک الگ دیوتا یا دیوی مقرر کر لی گئی۔ کالی ماتا جنگ و جدل کی دیوی بنی۔ آہستہ آہستہ ہندوؤں نے دیوتاؤں کو کم کرنا شروع کیا اور فلسفہ کے زور سے تین دیوتا برہما، وشنو اور شو بنا لئے۔ تاہم ہندوستان میں ایسے انسان بھی پیدا ہوئے جنہوں نے ایک خدا کا تصوّر پیش کیا اور مختلف دیوتا اور دیویاں جو چلی آتی تھیں پرمیشور کے روپ بن گئے۔

اگرچہ ایک خدا کا تصوّر اب عقل انسانی کو بھی مسلّمہ ہے لیکن یہ تصوّر ان لوگوں کا آفریدہ ہے جن کو خود خدا تعالیٰ نے اپنے الہام سے اپنے انا الموجود ہونے کا پیغام دیا ہے۔

اس سارے بیان سے ہماری غرض صرف یہ دکھانا ہے کہ آج اسلام نے جو دین کا آخری ایڈیشن ہے واحد خدا کا تصور اتنی محکم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔ کہ وہ لوگ بھی جو اگرچہ اب بھی مختلف دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ ایک خدا کو ماننے کے لئے مجبور ہو گئے ہیں۔

اسلام نے اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کو اس طرح ثابت کر دیا ہے۔ جس طرح ہر روز ہم سورج کو مشرق سے نکلتا اور مغرب میں غروب ہوتا دیکھتے ہیں۔ اس طرح آج اسلام کے زیرِ اثر دنیا کی سعید روحیں واحد خدا کو ہی مانتی ہیں۔ اور اسی سے زندگی کے لاینحل مسائل کے حل کے لئے استدعا کرتی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے خود یہ الفاظ سکھائے ہیں کہ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

ہم تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اس طرح وہ عوامل جو انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مگر محض عقل جن پر احاطہ نہیں کر سکتی۔ ان عوامل کا منبع واحد خدا تعالےٰ ہے چونکہ مادی عوامل کی طرح یہ عوامل بھی اللہ تعالےٰ ہی کے ارادہ سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے مادی عوامل کے غلو سے جو کہ طرف نفس امارہ ہم کو دھکیلتا ہے۔ احتیاط برتنے کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کی انسان کو ہر وقت ضرورت ہے۔ ورنہ انسان کا اسفل سافلین میں گرنے کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ جیسا کہ آج مادہ پرستی کے رجحانات نے دنیا کی صورت حال کر دی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں زندگی کے ہر سانس میں اللہ تعالےٰ کی استمداد کی ضرورت ہے۔ اسلام کی تعلیمات تقاضا کرتی ہیں کہ ہم اٹھتے بیٹھتے۔ لیٹتے۔ چلتے۔ الغرض ہر وقت ذکر الٰہی میں مصروف رہیں۔ تاکہ یہ ہم کو بھولے نہیں۔ پانچ وقت کی نماز فرض کر دی گئی ہے۔ الغرض دعا کے بغیر جو سانس بھی ہم لیتے ہیں۔ وہ ہماری متوازن زندگی میں رخنہ انداز ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم دوسرے کام نہ کریں۔ بلکہ ہاتھ کام میں اور دل یار میں کا طریق اختیار کریں۔ تاکہ اس زندگی اور اس زندگی میں فلاح پائیں۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقی مومن

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْ وَرِعًا تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَکُنْ قَنِعًا تَکُنْ اَشْکَرَ النَّاسِ وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ مُجَاوَرَۃَ مَنْ جَاوَرَکَ تَکُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلِّ الضِّحْکَ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الضِّحْکِ تُمِیْتُ الْقَلْبَ۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرۃ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متقی بنو۔ سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ قناعت اختیار کرو۔ سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو۔ حقیقی مومن کہلاؤ گے کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

قطعہ

انجام اجل ہے آرزو کا
دل تاج محل ہے آرزو کا
وہ گیت سمجھ رہے ہیں تنویر
تابوت غزل ہے آرزو کا

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲ شہادت میں جو نظم شائع ہوئی ہے۔ اس میں آخری شعر غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل شعر اس طرح ہے ؎

تشنگی دل کی بیکراں تنویر
تنگ داماں گلوں کے پیمانے

احباب تصحیح فرما لیں۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

بائیبل پر ایک نظر

قرآنی نظریہ کی صداقت کا درخشندہ ثبوت

(مکرم جناب شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور)

نوٹ :- یہ مقالہ جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس ارشاد علمیہ میں پڑھا گیا۔

بائیبل کے دو حصے ہیں۔ عہد عتیق اور عہد جدید۔

عہد عتیق ۳۹ کتابوں پر مشتمل ہے۔

عہد جدید ۲۷ پر۔

عہد عتیق کے صحائف بیشتر عبرانی میں ہیں۔ کچھ معمولی حصے ارامی میں۔ عہد جدید سب کا سب یونانی میں ہے۔

عہد عتیق میں تورات کی کتب خمسہ، زبور، اسرائیلی پیغمبروں کے صحیفے اور تاریخ کی بعض کتابیں شامل ہیں۔ ایک صحیفہ ایک عربی پیغمبر حضرت ایوب علیہ السلام کا بھی ہے

عہد جدید میں چار اناجیل، اعمال الرسل پولوس کے خطوط، حواریوں کی طرف منسوب تحریرات اور آخر میں یوحنا عارف کے مکاشفات ہیں۔

بائیبل میں آدم سے لے کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک کی مذہبی تاریخ پیش کی گئی جو چار ہزار سال پر پھیلی ہوئی ہے۔ ان صحائف میں تاریخ کے علاوہ قوانین شریعت وحی آسمانی، انبیاء کے رؤیا اور کشوف اور ان کے ملفوظات ہمیں ملتے ہیں۔

قرآن حکیم نے صحف بائیبل کے جہاں حوالے دئے ہیں اور فرمایا ہے کہ ان میں ہدایت اور نور ہے۔ وہاں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ اہل کتاب نے اپنی کتابوں کو تحریف والحاق اور تغیر و تبدل کا تختۂ مشق بنا رکھا ہے۔ بعض ایسی بھی کتابیں ہیں جو لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے لکھیں اور منسوب کر دیں اللہ تعالےٰ کی طرف۔ بعض تعلیمات کو انہوں نے مخفی رکھا ہوا ہے۔

قرآن حکیم کا یہ دعوےٰ ہے کہ یہ کتاب صحف سابقہ کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی تصدیق کے صحیح تر معنے یہ ہیں کہ جو حصہ سچ ہے اسے سچا بتاتی ہے اور جو غلطیاں ہیں ان کی نشان دہی کرتی ہے۔ جب ہم کسی تحریر کی تصدیق کرتے ہیں تو اس کی غلطیاں درست کرنے کے بعد کرتے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید سابقہ کتابوں کا مصدق ہے۔ ان کا درست حصہ نیر قرآن کے سامنے چمکنے لگتا ہے اور نادرست حصہ بدستور تاریک رہتا ہے۔

(۲)

قرآن حکیم کا دعوےٰ ہے کہ آسمانی صحف کو حیطۂ تحریر میں لانے کا طریق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا عہد ابراہیمی میں رسم الخط کے ضابطے تیار ہو چکے تھے۔ تحریر کا مشغلہ عروج پر تھا۔ اس زمانہ کی ہزاروں تحریریں جو کہ مٹی کی الواح پر لکھی ہوئی ہیں۔ آثار قدیمہ سے برآمد ہو چکی ہیں۔ بابل بادشاہ اپنی مملکت میں الواح گل کی مدد سے سرکاری خط و کتابت کرتے تھے۔ اساطیر۔ قانون اور دوسرے علوم کی کتابیں انہی الواح پر شائع ہوتیں۔ ان الواح کے انبار در انبار دنیا کے عجائب گھروں میں محفوظ ہیں۔

قرآن حکیم کی رُو سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آج سے چار ہزار سال پیشتر سب سے پہلا الہامی صحیفہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس صحیفہ کی زبان آرامی عربی تھی۔ آل ابراہیم کے لئے یہ صحیفہ مشعل راہ تھا۔ مرور زمانہ کے ساتھ ابراہیمی صحیفے ناپید ہو گئے قرآن حکیم نے ان صحف کی تعلیمات کا نچوڑ پیش کیا ہے۔

خلیل اللہ کے بعد کلیم اللہ کا دور شروع ہوتا ہے۔ کوہ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وحی ربانی کو پتھر کی الواح پر منتقل کیا۔ ان الواح میں شریعت کی ہر ضروری تفصیل موجود تھی۔ ان الواح کی زبان بھی آرامی عربی تھی۔ کیونکہ بنی اسرائیل ابھی تک عبرانی سے روشناس نہیں ہوئے تھے۔

اسرائیلی تاریخ سے ہمیں پتہ ملتا ہے کہ یہ الواح بھی گم ہو گئیں۔ اس عرصہ میں بنی اسرائیل ارض کنعان میں پورے طور پر بس گئے۔ ان کی زبان لسان کنعان کے ساتھ مخلوط ہو کر عبرانی کی صورت میں ڈھل گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء نے شریعت موسوی اور اسرائیلی تاریخ کو زبان کنعان یعنی عبرانی زبان میں مرتب کیا۔ جوں جوں زمانہ گزرتا گیا نئے نئے علوم پیدا ہوئے فقہی اختلافات رونما ہوئے۔ نتیجۃً تورات بدلنا شروع ہوئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے دو دھڑے ہو گئے۔ شمالی فرقہ اور جنوبی فرقہ۔ شمالی فرقہ یعنی اسرائیل کی تورات الگ تھی اور جنوبی یعنی یہودیہ میں بسنے والوں کی تورات اس سے مختلف۔ ان نسخوں میں بہت سے اختلاف تھے۔ آٹھویں صدی قبل مسیح میں جب شمالی سلطنت پر آشوری بادشاہوں نے حملے کئے۔ اس علاقہ کے اسرائیلی اسباط جلاوطنی میں چلے گئے۔ اس زبوں حالی میں وحدت فکر و عمل پر زور دیا گیا۔ اس دور میں شمالی اور جنوبی تورات کو یکجا کر دیا گیا۔ دو مختلف کہانیوں کو جوڑ کر ایک مسلسل بیان کی صورت دے دی گئی۔ قوانین شریعت کی دو تعبیروں کو ایک دوسرے میں سمو دیا گیا۔ شمالی اور جنوبی فرقے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دس احکام میں بھی مختلف فیہ تھے ان احکام کو بھی ایک دوسرے میں مدغم کر دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ تورات کی تدوین کا یہ کام جنوب میں یعنی یہودیہ میں سرانجام دیا گیا۔ کیونکہ شمالی فرقہ اس وقت آشوری حملہ کی زد میں تھا۔ اور ان کا ایک حصہ بابل میں جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔

آشوری حملہ کے ۱۳۶ سال بعد جنوبی حصہ پر بخت نصر مہر خداوندی بن کر ٹوٹا۔ تورات کے سارے نسخے اور اہل یہودیہ کا مذہبی سرمایہ اس حادثہ جانکاہ میں ضائع ہو گیا۔ اہل یہودیہ بھی بابل میں جلاوطن ہو گئے۔

چھٹی صدی قبل مسیح میں بنی اسرائیل کے بارہ فرقے فرات کے پار جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ اس دور مہاجرت میں کاہنوں نے تورات کا ایک نسخہ تیار کیا۔ جو کہ زیادہ تر قوانین شریعت پر مشتمل تھا۔ ستر سال کے بعد بنی اسرائیل کا ایک حصہ جلاوطنی سے واپس لوٹا۔ مذہبی لٹریچر کو از سر نو جمع کرنے کی تحریک زوروں پر تھی۔ شمالی اور جنوبی تورات کا بچا کھچا سرمایہ، زبانی روایات اور تحریری ذرائع سے از سر نو جمع کیا گیا۔ کاہنوں کی تورات میں قوانین شریعت پہلے سے موجود تھے۔ ان تینوں ذرائع کی مدد سے تورات کے ایک نئے نسخے کی تدوین عمل میں آئی۔ اس نسخہ میں بھی ترمیم و اضافہ کا عمل برابر جاری رہا۔

چونکہ بنی اسرائیل کے سارے الہامی سرمایہ کی بازیابی ممکن نہیں تھی۔ اس لئے تورات مکمل نہیں ہو سکی۔ بعض بنیادی تعلیمات تورات میں سرے سے درج نہیں ہیں۔ مثلاً اُخروی زندگی کا کہیں ذکر نہیں حیات بعد الممات، جزا سزا[1]، جنت اور دوزخ کا واضح تصور تورات میں مفقود ہے۔ اس تشنگی کو مٹانے اور اس عظیم خلاء کو پُر کرنے کے لئے یہ نظریہ پروان چڑھا کہ وحی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک

---

[1] یہودی حیاۃ آخرۃ کے اتنے خلاف تھے کہ تورات میں ایک جگہ "یوم جزا سزا" کا ذکر ہے (استثناء ۳۲/۳۵) مسورائی علماء نے "یوم" کا لفظ حذف کر دیا اور اس حوالہ کو دنیوی جزا سزا میں بدل دیا۔ تحریف یوں پکڑی گئی کہ تیسری صدی قبل مسیح میں تورات کا یونانی ترجمہ تیار ہوا اس میں یوم کا ترجمہ موجود ہے۔ اسی طرح سامری تورات عبرانیہ میں یوم کا لفظ ہم موجود پاتے ہیں۔ "یوم" کو عبرانی میں تین حرفوں سے لکھا جاتا ی م ہ۔ آخری میم کو حذف کر دیا۔ باقی رہ گیا "لی" یعنی انتقام اور بدلہ میرا کام ہے۔ اصل مفہوم یہ تھا کہ جزا سزا کا ایک دن مقرر ہے۔ دیکھئے کتنی خوبصورتی سے ایک حقیقت عظمیٰ کو مسخ کیا گیا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو پیکس تفسیر بائیبل و انسائیکلوپیڈیا آف اسلام زیر لفظ Samaritan)

توراۃ مکتوب (وحی مکتوب) دوسری توراۃ شبعلفہ (غیر مکتوب)۔

یہودی علماء نے وحی غیر مکتوب کی روایات کو جمع کر کے اُسے بھی توراۃ کا درجہ دے دیا۔ اس مجموعہ کو مشنہ کہا جاتا ہے۔ پھر اس مجموعہ کی تشریحات وتفسیرات جمع کی گئیں۔ اس کا نام جمارہ ہے۔ ان دونوں کے مجموعہ کو طالمود کہتے ہیں۔ طالمود میں حیات بعد الآخرۃ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ پھر یہ نظریہ پیدا ہوا کہ کچھ حصہ باطنی تعلیمات کا بھی ہے۔ اس کا نام سفر یہ جنوزیم ہے یعنی مخفی خزانہ کی کتابیں۔ گویا بنی اسرائیل کا الہامی سرمایہ توراۃ، طالمود اور مخفی کتابوں کی صورت میں بکھرا ہوا ہے۔ ان تینوں سرچشموں میں صحیح باتیں بھی ہیں اور غلط بھی۔

توراۃ کے اس تاریخی پس منظر سے ظاہر ہے کہ موسوی توراۃ مکمل صورت میں ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ قرآن حکیم میں ہے کہ یہودیوں کے پاس "نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ" یعنی توراۃ کا ایک حصہ ہے۔ پھر فرمایا کہ توراۃ کے ایک حصہ کو بنی اسرائیل مخفی رکھے ہوئے ہیں گویا ہر حصہ میں کچھ نہ کچھ صداقت موجود ہے۔ قرآن حکیم کے متعلق فرمایا "فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ" اس میں ساری آسمانی صداقتیں ایک گلدستہ کی صورت میں جمع کر دی گئی ہیں۔ یہ کتاب اہل کتاب کے اختلافات میں حکم بن کر آئی ہے۔ قرآن حکیم کی مدد سے ہم توراۃ کے درست اور نادرست حصوں کی نشان دہی بہ آسانی کر سکتے ہیں ؛

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ مردان کے ایک مخلص دوست مکرم شیخ نذیر احمد صاحب عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۹/۳/۶۹ بروز ہفتہ اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مخلص اور احمدیت کے شیدائی تھے اور جماعت مردان کے امین کے عہدہ پر فائز تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ درجات کے ساتھ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین ثم آمین ؛

خاکسار سید محمود احمد شاہ سیکرٹری تحریکِ جدید جماعت احمدیہ مردان

درخواستہائے دُعا

۱۔ میری چھوٹی ہمشیرہ اہلیہ خواجہ محمد گل صاحب کوہ نور ملز راولپنڈی عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سیٹھی کرم الٰہی محلہ واٹر ورکس سیالکوٹ)

۲۔ عزیزہ امۃ الرشید بنت قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی شفاخانہ کراچی میں علاج کے لئے داخل ہے۔ احباب کرام اس کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(مرزا محمد حسین چٹھی مسیح۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار کے والد مولوی امیر الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ خلیل آباد کوٹلی آزاد کشمیر تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے نیز دیگر مشکلات کے دُور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ آمین۔

(محمد لطیف تاج آف آزاد کشمیر حال کراچی)

۴۔ والد محترم قریشی رشید احمد صاحب ارشد ریٹائرڈ محاسب صدر انجمن احمدیہ حال مقیم لائل پور کو گرنے سے سر پر چوٹ آئی ہے۔ وہ پہلے ہی بہت کمزور تھے اب مزید علیل ہو گئے ہیں۔ موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعائے خاص کی التجا ہے۔

۵۔ میری خواہر نسبتی (مسز خالدہ سرور لیکچرار لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج) عرصہ آٹھ سال سے اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے وہ دعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اولادِ نرینہ سے نوازے۔

(امین الرشید ہاشمی مینیجر گلکو ٹریڈنگ کمپنی دی مال۔ لاہور)

۶۔ ٹورنٹو (کینیڈا) سے محترمہ آمنہ چوہدری صاحبہ نے تحریر کیا ہے کہ تمام احمدی بھائی اور بہنیں محترمہ سیدہ امۃ الباسط شاہ صاحبہ کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور انجام بخیر کرے۔ آمین۔

امۃ الرشید شوکت
مدیرہ مصباح ربوہ

ایک مخلص امریکن نومسلم کی وفات

(مکرم میجر عبد الحمید صاحب سابق مبلغ اسلام امریکہ)

برادرم مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مشنری انچارج امریکن مشن نے اطلاع دی ہے کہ برادرم عبد القدیر صاحب نومسلم مقیم ڈیٹن اوہایو (Dayton OHIO) ۱۶ مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار بوقت ۴ بجے صبح وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مکرم عبد القدیر صاحب جن کی وفات کے وقت عمر تقریباً ستاسی سال تھی احمدیہ جماعت ڈیٹن کے روحِ رواں تھے۔ آپ کے دل میں اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی مالی قربانی کے میدان میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ نے جو قربانی ڈیٹن مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں کی وہ امریکہ کی تاریخِ احمدیت میں سنہری الفاظ میں لکھی جائے گی۔

۱۹۶۳ء کے آخر میں مرکز کی اجازت سے اس عاجز نے ڈیٹن کی جماعت کو تحریک کی کہ وہ مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ دیں۔ مرحوم نے سب سے پہلے ایک ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا اور دوسرے روز یہ کُل رقم ادا بھی کر دی۔ ان کو دیکھ کر اور دوستوں نے بھی وعدے لکھوائے۔ مزید تحریک پر آپ نے پانچ ہزار ڈالر نقد ادا کر دیئے گویا کُل چھ ہزار ڈالر مسجد کے لئے چندہ دیا اگرچہ مسجد کی تعمیر کے خرچ کے تخمینے جو کنٹریکٹرز سے حاصل کئے تھے پینتیس چالیس ہزار ڈالر کے لگ بھگ تھے مگر اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی برکت ڈالی کہ صرف سولہ ہزار پانچ سو ڈالر میں مسجد بھی مکمل ہو گئی اور نہایت خوبصورت قالین جس پر تین صد احباب بیک وقت نماز ادا کر سکیں اور دیگر ضروری سامان اور فرنیچر بھی اسی رقم سے مہیا ہو گیا گو سولہ ہزار پانچ سو ڈالر میں مکرم عبد القدیر صاحب نے چھ ہزار ڈالر چندہ دیا۔ اس مسجد کی تعمیر میں مرکز کی طرف سے پانچ ہزار ڈالر کی امداد دی گئی باقی پانچ ہزار پانچ سو ڈالر ڈیٹن کی جماعت کے افراد نے اور امریکہ کی دوسری احمدی جماعتوں کے افراد نے (جن میں لجنہ اماء اللہ امریکہ کی جانب سے ایک ہزار ڈالر کا عطیہ شامل ہے) ادا کئے۔

مرحوم نمازوں تربیتی کلاسوں اور ہفتہ وار مجالس اور دوسرے جلسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتے۔ قرآن کریم عمدگی سے تلاوت کرتے اور اپنی سریلی آواز میں اذان دیتے۔ ایک مرتبہ ان کی اذان میرے انٹرویو کے ساتھ ریڈیو پر بھی نشر ہوئی جسے لاکھوں افراد نے سُنا۔

مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ ان کے بیٹے بیٹیاں عیسائی ہونے کی وجہ سے ان سے کوئی تعلق نہیں رکھتے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی باقی احباب کو بھی توفیق دے اور ان کی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ بارآور کرے اور امریکہ میں اسلام کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی بخشے۔

آمین ثم آمین۔

دعائے نعم البدل

میری پوتی عزیزہ کوثر رحمان بقضاءِ الٰہی مورخہ ۲/۳/۶۹ کو بعمر سات سال صبح سات بجے داغِ مفارقت دے گئی۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور بچی کے والدین اور جملہ لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

(سیٹھی خلیل الرحمان جہلمی)

گورونانک جی کا گورو

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس رنگ میں اسلام کی حقانیت دنیا پر واضح فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے حضور علیہ السلام نے جہاں عیسائیت اور ویدک دھرم کی چھان بین کر کے اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کی۔ وہاں سکھ مذہب اور خصوصاً گورونانک جی سے متعلق بھی نہایت شاندار تحقیق فرمائی۔ اور سکھ کتب کے حوالہ جات پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ گورونانک جی بھاوجہ ایک ولی اللہ اور سچے مسلمان تھے۔ چنانچہ اسبارہ میں حضور کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

"باوا نانک صاحب نہ صرف عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھے بلکہ ان کو اسلام کے ان اولیاء اور بزرگوں میں سے شمار کرنا چاہیئے۔ جو اس ملک میں گذر چکے ہیں"۔

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۹)

حضور نے گورونانک جی کا اسلام ثابت کرنے کے سلسلہ میں جہاں اور عقلی اور نقلی ثبوت پیش کئے وہاں یہ بات بھی بیان فرمائی کہ گورو جی نے ایک مسلمان بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اسے اپنا مرشد تسلیم کیا تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:۔

ملا تب خدا سے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر
وہ بیعت سے اسکی ہو سرفراز
سنا شیخ سے ذکر راہ صواب

(ست بچن)

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کے پیش نظر سکھ کتب کی ورق گردانی کی جائے تو یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ گورو جی نے ایک مسلمان بزرگ حضرت مراد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا گورو دھارن کیا تھا اور گورو جی اس کی بیعت سے سرفراز ہوئے تھے۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں ایک کتاب "گورونانک جی کا گورو" کے عنوان پر شائع کی ہوئی ہے جس کا دیباچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ ہے۔

اس بارہ میں خاکسار ایک دو باتیں مزید عرض کرنا چاہتا ہے۔ پچھلے نومبر میں بھارت کی سکھ اخباروں نے گورونانک جی کے جنم دن کے موقعہ پر خاص نمبر شائع کئے تھے۔ چنانچہ اس وقت اجیت جالندھر کا "گورونانک نمبر" اور اکالی پتر کا جالندھر" کا نرنکاری ایڈیشن خاکسار کے سامنے ہیں۔ ان دونوں میں سنت اندر سنگھ جی چکوڑی کا مضمون بھی درج ہیں۔ سنت جی نامدھاری فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سکھوں کا یہ فرقہ گورو گوبند سنگھ جی کے بعد بھی گوروؤں کے سلسلہ کو جاری تسلیم کرتا ہے اور گورو گوبند سنگھ جی کے بعد کے بعد دیگرے بابا بالک سنگھ جی، بابا رام سنگھ جی، بابا ہری سنگھ جی، بابا پرتاپ سنگھ جی اور بابا جگجیت سنگھ جی کو اپنے گورو تسلیم کرتے ہیں۔ . . . . . .

. . . . . اس وقت اس فرقہ کے سربراہ بابا جگجیت سنگھ جی ہیں جو نامدھاریوں کے گورو کہلاتے ہیں

سنت جی نے اپنے اس مضمون میں بیان کیا ہے کہ:۔

"ہمارے قادیانی احمدی بھائی گورونانک جی کو مسلمان بتاتے ہیں۔ لیکن وہ بہت مہذبانہ انداز میں اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہیں۔ . . . . . .

. . . میرے دوست گیانی عباد اللہ صاحب سکھ تاریخ اور گوربانی کے جتنے واقف ہیں ہمارے سکھ سجنوں میں بھی بہت ہی تھوڑے لوگ ہیں"۔

۱۹۶۷ء

(اجیت جالندھر گورونانک نمبر)

اپنے اس مضمون میں سنت اندر سنگھ جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

"ایک نوجوان سجن سردار ہرچرن سنگھ جی نرمان ایم اے ہیں آپ چنڈی گڑھ میں کسی سرکاری اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ . . . . . آپ ایک کتاب لکھ رہے ہیں۔ جس میں وہ یہ بیان کر رہے ہیں کہ میرے گورونانک جی کا مرشد یعنی گورو بغداد کا ایک مسلمان پیر تھا۔ جس کی خدمت میں آپ چھ سال بغداد رہ کر روحانیت کا سبق حاصل کرتے رہے . . . . . .

یہ کتاب انگریزی اور گورمکھی دونوں زبانوں میں شائع کر رہے ہیں"

۱۹۶۷ء

اجیت جالندھر گورونانک نمبر

سنت اندر سنگھ جی چکوڑی نے اپنے دوسرے مضمون میں جسے اکالی پتر کا جالندھر نے شائع کیا ہے۔ یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"پہلے ہم احمدیوں کا جواب اب تک دیتے رہے ہیں کہ گورونانک جی مسلمان نہیں تھے۔ لیکن اب اس کی پکی تائید سردار ہرچرن سنگھ نرمان ایم اے جو چنڈی گڑھ میں کسی سرکاری اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ کر رہے ہیں . . . . . جس بات کا مجھے دکھ ہوا وہ یہ ہے کہ وہ پہلے سالانہ دیوان پر جو کنوبہ میں ہوا تھا شری بھینی صاحب آئے تھے مجھے میری قیام گاہ پر آکر ملے تھے اس وقت میرے پاس پروفیسر کرپال سنگھ جی کسیل بھی بیٹھے ہوئے تھے باتیں کرتے ہوئے سردار نرمان جی نے کہا کہ آپ انسان گورو کے قائل ہیں کبھی اس امر کی بھی تحقیق کی ہے کہ گورونانک جی کا گورو کون تھا؟ میں نے کہا کہ بانی میں صاف آتا ہے کہ اپ پیر پار برہم پرمیسر گورونانک ملیا۔ سو بھائی صاحب وہ کون کا گورو پار برہم پرمیشر تھا۔ نرمان جی نے کہا کہ نہیں یہ سب آپ کی غلطی ہے ان کا مرشد بغداد کا ایک پیر فقیر تھا۔ جس کے پاس وہ چھ سال بغداد میں رہ کر روحانیت کا سبق حاصل کرتے رہے . . . . . .

یہ بات سنکر میرے دماغ پر اس طرح ضرب لگی کہ جس طرح کسی نے "دوان" مار دیا ہے"

۱۹۶۷ء

(اکالی پتر کا جالندھر نرنکاری ایڈیشن)

اس سلسلہ میں مشہور سکھ دوان پروفیسر صاحب سنگھ جی کا یہ بیان ہے کہ ایک سکھ پروفیسر یہ کہتے ہیں کہ:۔

"اسمیں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ . . . . گورونانک جی کا گورو مسلمان فقیر تھا۔ جس کا نام مراد تھا"۔

(دھرم تے سدا چار صفحہ ۲۱-۳۲)

ان سرسری حوالہ جات سے یہ امر واضح ہے کہ اب سکھوں میں بھی ایسے دوان اور محققین پیدا ہو رہے ہیں۔ جو یہ تسلیم کر رہے ہیں کہ گورونانک جی کے مرشد بغداد شریف کے ایک مسلمان بزرگ تھے۔ گورو جی نے نہ صرف ان کی بیعت ہی کی تھی۔ بلکہ ۱۲ سال کے لمبے عرصہ تک ان کی خدمت میں حاضر رہ کر ان سے روحانیت کا سبق بھی حاصل کیا تھا۔

باقی رہا سنت اندر سنگھ جی کا یہ بیان کہ گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ گورونانک جی کا گورو خدا تعالیٰ تھا۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب سے ایک غلط حوالہ بھی نقل کیا ہے جو اصل میں یوں ہے کہ

اپ پیر پار برہم پرمیشر نانک گورو ملیا سوئی جیو

(سوا ٹھ محلہ ۱ صفحہ ۵۹۹)

گورونانک جی کے اس قول کے معنے سوائے اس کے اور کچھ بھی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی میری گورو جی کی راہنمائی کر کے انہیں مرشد کامل کا ثبوت دے دیا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اسبارہ میں یہی فرمایا ہے کہ:

ملا تب خدا سے ایک پیر

خدا تعالیٰ سے گورونانک جی کو پیر ملنے کے معنے یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے خود راہنمائی کر کے گورو جی کو مرشد کامل کا پتہ دیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ گورونانک جی سے بڑھکر ان کے روحانی مقام اور مرتبہ کو کوئی دوسرا شخص نہیں جان سکتا۔ اگر کوئی ایسا دعوے کرتا ہے تو وہ گورو جی پر بھی سبقت لے جانا چاہتا ہے گورو جی نے اپنی بانی میں ایک جگہ نہیں بلکہ متعدد مقامات پر یہ بات واضح الفاظ میں بیان کی ہے کہ وہ مرشد کامل اور سچے گورو کے ذریعہ ہی خدا تعالیٰ کے واصل ہوئے تھے۔ چنانچہ اسبارہ میں آپ کا یہ واضح ارشاد گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے کہ:۔

برسن گھنا میرا پر گھر آیا
مل جاول گور اپنے پریتم
جن ہر پر بھر آن ملاشیا

(ملار محلہ ۱ صفحہ ۱۲۵۵)

یعنی۔ گورو جی بادل کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ تو خوب برس میرا پیا گھر آجاوے میں اپنے گورو سے قربان جاتا ہوں جس نے آکر مجھے اللہ تعالیٰ سے ملا دیا ہے۔

گورونانک جی کے اس واضح ارشاد کی موجودگی میں بھی اگر کوئی شخص گورونانک جی کے مرشد یا گورو سے انکار کرتا ہے تو اسی اپنی فکر کرنا چاہیئے کیونکہ اس طرح وہ خود گورونانک جی کی تکذیب کرنے کا

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۵۲۸

میں نعیمہ اختر زوجہ شہزادہ عبدالشکور صاحب دھلوی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا شہر۔ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶ فروری ۱۹۶۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۱۵۰۰ روپے
۲- زیورات ۵ تولے مالیتی ... ۷۷۵ "
۳- نقد بصورت انعامی بانڈ ... ۳۳۰ "
۴- سلائی مشین ... ۱۱۵ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- شہزادہ عبدالشکور دھلوی
گلی نمبر ۱ بلاک ۲ کچہری بازار سرگودھا
گواہ شد:- عبدالغفار خان بقلم خود سرگودھا۔
گواہ شد:- نثار احمد بقلم خود نائب قائد خدام الاحمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۵۳۰

میں حافظ محمد صدیق صاحب ولد قریشی محمد شفیع صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دیوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- حافظ محمد صدیق الکیمسٹ گولبازار ربوہ۔
گواہ شد:- محمد شفیع الکیمسٹ ربوہ ۲/۸/۶۹ - ۲۰
گواہ شد:- محمد صدیق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ ۲/۸/۶۹ - ۲۰

مسل نمبر ۱۹۵۳۱

میں شریف احمد ولد مولوی صالح محمد صالح قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۴-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۴۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- شریف احمد ولد مولوی صالح محمد صاحب ۲۴/۹/B/۶۳
اسلام آباد۔
گواہ شد:- عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔
گواہ شد:- شیخ عبداللطیف سیکرٹری اصلاح وارشاد اسلام آباد

مسل نمبر ۱۹۵۳۲

میں چوہدری عبدالحق ورک ولد چوہدری جلال الدین صاحب ورک قوم جٹ ورک پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- زرعی زمین چاہی واقع موضع الا ضلع سیالکوٹ ۲ ایکڑ مالیتی ۱۲۰۰۰/-
۲- زرعی زمین نہری چک ۲۴۱ ضلع بہاولنگر ۴ ایکڑ ۳۰۰۰/-
۳- سکنی زمین واقع ربوہ ایک کنال ۶۰۰/-
۴- " " کراچی ۲۴ مربع گز ۲۰۰۰/-
کل جائیداد ۸۶۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۶۸/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد 6/21 - 6/26
گواہ شد:- فیروز الدین اسلام آباد
گواہ شد:- شیخ عبداللطیف اسلام آباد

مسل نمبر ۱۹۵۳۳

میں نذیر بیگم زوجہ چوہدری عبدالحق ورک قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر وصول شدہ ... ۵۰۰ روپے
۲- زیور طلائی ۲½ تولے مالیتی ... ۱۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- نذیر بیگم زوجہ عبدالحق صاحب ورک اسلام آباد۔
گواہ شد:- عبدالحق ورک خاوند موصیہ اسلام آباد۔
گواہ شد:- شریف احمد اسلام آباد

جماعت احمدیہ بستی مندرانی کے

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن

کی سو فی صدی ادائیگی کرنے والے احباب

جماعت احمدیہ بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازی خان کے مندرجہ ذیل احباب نے وعدہ کی مکمل ادائیگی فرمادی ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ان احباب کے اخلاص کو قبول فرمائے۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے، نیز ہر حال میں حافظ و ناصر ہو (آمین)

۱۔ مکرم غلام محمد خان صاحب ولد فتح محمد خان صاحب بستی مندرانی .. — ۱۵
۲۔ مکرم عبد الحی خان صاحب ولد محمد مسعود خان صاحب " .. — ۱۵
۳۔ مکرم منظور احمد صاحب ولد قادر بخش صاحب " — — ۱۵
۴۔ مکرم بشیر احمد خان صاحب ولد غلام محمد خان صاحب " .. — ۱۵
۵۔ مکرم قادر بخش صاحب مع دختر امۃ اللہ صاحبہ " .. — ۱۸
۶۔ مکرم عبد الرحیم خان ولد حافظ فتح محمد خان صاحب " — — ۶۰
۷۔ مکرم محمود خان صاحب ولد عبد الرحیم خان صاحب " .. — ۱۵
۸۔ مکرم نور احمد خان صاحب ولد سرفراز خان صاحب " .. — ۳
۹۔ مکرم امان اللہ خان صاحب " .. — ۱۵
۱۰۔ مکرم محمد مسعود خان صاحب ولد نور محمد خان صاحب " .. — ۵۱
۱۱۔ مکرم عبد الباسط صاحب طفل، بذریعہ عبد الحی صاحب " — — ۹
۱۲۔ مکرم مبارک احمد صاحب ولد اقبال احمد صاحب " — — ۹
۱۳۔ مکرم جمیل احمد خان صاحب ولد محمد مسعود خان صاحب " .. — ۱۵

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

خدا کے بندے کون ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مالی قربانی کرنے والوں کے متعلق فرمایا ہے:۔

"یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالےٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اور اپنی جان کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنا اپنے مال کو اسکی راہ میں خرچ کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دنیا کو دیکھتے ہیں مگر حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں۔ سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو تا دم الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو"

حضور اقدس کے ان ارشادات کے پیش نظر تحریک کے ہر مجاہد کو چاہیئے کہ وہ اپنی پیشکش کا جائزہ لے اگر پیش کردہ قربانی اسکی مالی حیثیت سے کم ہو تو اُسے اوّلین موقعہ پر بڑھا پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ دو ماہ سے پٹھوں کے کھچاؤ اور اعصابی تکلیف سے سخت بیمار ہے ان کی کامل شفاء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد المنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مسجد احمدی، اوکاڑہ)

۲۔ خاکسار کے دونوں کان بند ہوئے تین سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اونچا بھی سنائی نہیں دیتا اور ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔
احباب جماعت سے قوت سماعت کی بحالی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(محمد اکرم شاہد چک ۲۰ میشن آباد ضلع گجرات)

نور آملہ ہیر ٹانک

خالص آملہ اور نباتاتی مرکب دماغ کو تقویت اور فرحت بخشتا ہے خشکی اور سکری کو دور کرتا ہے، بالوں کو لمبا اور ملائم کرتا ہے بالوں کی سیاہی اور چمک قائم رکھتا ہے

قیمت ۲۵ر۲ پلاسٹک بوتل -/۶

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم

چہرہ کے کیل اور پھنسیوں کیلئے سو فیصد مفید کریم، قیمت تین روپے علاوہ ڈاک خرچ

المنار دواخانہ ربوہ

بواسیر کیلئے تیر بہدف دوا پائلرز کیور -/۱۰

پمفلٹ اور نمونہ کی خوراک مفت منگوائیں۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضرورت ہے

ایک محنتی اور اچھے ڈرائیور کی ضرورت ہے، تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی درخواست پر صدر حلقہ یا امیر صاحب کی تصدیق کروا کر بھجوائیں،

سید حمید احمد ایم اے
مجسٹریٹ، ملتان

مجالس شعبہ تحریک جدید کے کوائف جلد بھجوائیں

امان (مارچ) کے پہلے ہفتہ میں تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کو شعبہ تحریک جدید کے بارہ میں ایک سرکلر ارسال کیا گیا تھا لیکن ڈاک خانوں کا کام بند ہو جانے کے باعث یہ سرکلر سب مجالس تک بروقت نہیں پہنچ سکا۔ جس کی وجہ سے جملہ کوائف دفتر مرکزیہ میں موصول نہیں ہوئے۔ ہڑتال ختم ہونے کے بعد اب مجالس سے کوائف کے جوابات آرہے ہیں لیکن مجالس کی بھاری اکثریت کی طرف سے ابھی یہ کوائف نہیں پہنچے لہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام قائدین زعماء اور ناظمین احباب سے درخواست ہے کہ انہیں دفتر کا سرکلر مل سکا ہو یا نہ مل سکا ہو۔ وہ اپنی اپنی مجالس کے شعبہ تحریک جدید کے بارہ میں مندرجہ ذیل کوائف جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

۱۔ کل تعداد خدام ۲۔ تحریک جدید شامل خدام کی تعداد دفتر دوم۔ سوئم
۳۔ کل وعدہ جات دفتر دوم۔ سوم ۴۔ کل وصولی دفتر دوم۔ سوم
۵۔ گزشتہ سہ ماہی میں کل کتنے خدام تحریک جدید دفتر سوم میں شامل کئے گئے

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یکم شہادت سے ۳۰ شہادت تک

اسلام نے ظاہری صفائی کو باطنی صفائی کے لئے زینہ قرار دیا ہے اس لئے ظاہری صفائی کو برقرار رکھنے کے لئے مرکز سے وقتاً فوقتاً ہدایات جاری ہوتی رہتی ہیں۔ اب شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجالس ماہ شہادت میں عمومی صفائی کی طرف زور دیں اور ان ایام میں اپنے حالات کے پیش نظر ایک ہفتہ صفائی منایا جائے، جس میں خصوصی پروگرام مرتب کیا جائے اور بعد ازاں اپنی مساعی سے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

عہدیداران سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ مرکز کے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں گے

(نائب مہتمم صحت جسمانی)

۳۔ برادرم شمس الحق آف سمن آباد لاہور کی دو معصوم بچیاں ٹانگوں میں طاقت ہونے کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

چوہدری سعید احمد ڈسپنسر تھرپارکر سندھ

اسلام کی فضیلت اور اس کے منجانب اللہ ہونے کا زبردست ثبوت

اللہ تعالیٰ اس کے احکام پر عمل کرنے والوں کو اپنی ہمکلامی، تسلی اور بشارتوں سے نوازتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ النور کی آیت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"سراب کی مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ مومن جب اسلامی احکام پر عمل کرتا ہے تو وہ صرف خیالی طور پر یہ نہیں سمجھتا کہ وہ پانی کی طرف جا رہا ہے بلکہ اسے نظر آ رہا ہوتا ہے کہ وہ پانی پی رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فیوض اور اسکی برکات سے متمتع ہو رہا ہے لیکن وہ لوگ جو جھوٹے مذہب کے پیرو ہوتے ہیں۔ ان میں سے اگر پوچھا جائے کہ تمہیں کچھ ملا بھی ہے تو وہ یہی کہتا ہے کہ ملا تو کچھ نہیں ممکن ہے اگلے جہان میں کچھ مل جائے، یہی وجہ ہے کہ اسلام کے سوا جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں۔ ان پر چلنے والے یہی کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد پتہ لگے گا کہ ہمیں کیا ملتا ہے لیکن سچے مذہب کا پیرو اس دنیا میں بتا دیتا ہے مجھے یہ کچھ ملا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰۗـــؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (حٰمٓ السجدہ ع ۴) یعنی وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ مضبوطی کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہو گئے۔ اور حوادث کی آندھیاں اُن کے پائے استقلال میں کوئی جنبش پیدا نہ کر سکیں ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم ڈرو نہیں اور کسی پچھلی کوتاہی پر افسوس کرو بلکہ اُن اعلیٰ درجہ کی کامیابیوں پر خوش ہو جاؤ جو عنقریب تمہیں ملنے والی ہیں اور جن کا خدا تعالیٰ کی طرف سے تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم اس دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے، اور اس جنت میں تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تمہارے دلوں کی خواہش اور آرزو کے مطابق ہوگا بلکہ جو کچھ تم مانگو گے وہی کچھ تم کو مل جائے گا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اسلام مومنوں کے ساتھ یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر وہ سچے دل سے اسلام پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کے مطابق عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنی ہم کلامی کا شرف عطا فرماتا ہے اور مصائب کے اوقات میں اپنے ملائکہ کے ذریعہ ان کے دلوں کو تسلی دیتا اور آئندہ حاصل ہونے والی اعلیٰ درجہ کی کامیابیوں کی بشارت دیتا ہے مگر دوسرے مذاہب والے صرف اگلے جہان کا وعدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد تمہیں نجات حاصل ہوگی گویا وہ صرف موہوم وعدوں پر انسان کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اور جس طرح سراب کو دیکھ کر ایک پیاسے کے بے تاب انسان کے دل میں یہ غلط امید پیدا ہو جاتی ہے کہ میں دریا کی طرف جا رہا ہوں حالانکہ وہ اپنی ہلاکت اور بربادی کی قبر کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام کے سوا دنیا میں جس قدر مذاہب پائے جاتے ہیں چونکہ وہ اس دنیا میں الٰہی برکات کا کوئی نمونہ دکھانے کی طاقت نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ کا الہام ان پر نازل ہوتا ہے نہ معجزات وہ ان کی تائید ہوتی ہے نہ دعاؤں کی قبولیت کا کوئی نمونہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ صرف اگلے جہان کے انعامات کا وعدہ کرتے رہتے ہیں اور اس طرح ان کے ماننے والوں کا ہر قدم سراب کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک دن موت کا زبردست ہاتھ انہیں اس دنیا سے جدا کر دیتا ہے اور انہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ آسمانی آبِ حیات سے کتنے دور رہے تھے اور غلط امیدوں نے انہیں کیسا تباہ کیا۔ غرض یہ اسلام اور دوسرے مذاہب میں ایک نمایاں فرق ہے جو اسلام کی فضیلت اور اس کے من جانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت ہے!

(تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۴۸، ۳۴۹)

اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے

ہمارے انصار بھائیوں پر اچھی طرح یہ واضح ہو چکا ہے کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کی تمام تر ذمہ داری ان پر ڈال دی گئی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے افتتاحیہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ اخاء ۱۳۴۷ ہش میں فرماتے ہیں:-

"دفتر دوم کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کی جائے، اور اوسط ۱۹ سے بڑھا کر ۳۰ تک لے جائی جائے ..... تا اللہ سال کے ہمارے وعدے اور وصولیاں ساڑھے پانچ لاکھ کی بجائے سات لاکھ نوے ہزار ہو جائیں۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے انصار اللہ بھائیوں کی مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ طلباء و طالبات

بعض طلباء اور طالبات کے امتحان ہو چکے ہیں اور عنقریب نتائج نکلنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب عطا فرمائے آمین۔ طلباء و طالبات کی خدمت میں درخواست ہے کہ کامیاب ہونے پر اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسب ذیل ارشاد کے مطابق تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

"امتحان میں پاس ہونے پر اپنا خدا کے مساجد ممالک بیرون کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں" (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

چوہدری محمد بوٹا صاحب دکاندار وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝

میرے والد محترم چوہدری محمد بوٹا صاحب دکاندار رحمت بازار ربوہ تقریباً پندرہ روز کی علالت کے بعد ۳ اپریل ۶۹ء کو میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ ربوہ پہنچ چکا ہے۔ آج ۵ اپریل کو بعد نماز جمعہ نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ احباب جماعت نماز جنازہ میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں۔

نسیم احمد خان۔ ابن چوہدری محمد بوٹا صاحب رحمت بازار۔ ربوہ

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ دو سال سے سخت بیمار ہیں انہیں سول ہسپتال لائل پور میں داخل کرایا گیا ہے۔ ۴ اپریل کو اپریشن ہو رہا ہے۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

محمد سلیمان
دفتر الفرقان ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴